دل کی بات

تحریک آزادی کشمیر سازشیوں کے نرغہ میں

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیراعلیٰ فاروق عبداللہ نے یہود و ہنود کے گٹھ جوڑ کے نتیجے میں پرانے شکاری کی طرح عین اس وقت کشمیر کی داخلی خود مختاری کا نیا سازشی جال پھینکا ہے جب تحریک آزادی اپنے عروج پر ہے اور فیصلہ کن گھڑی قریب تر ہے۔ انہوں نے جموں و کشمیر کی نام نہاد ریاستی اسمبلی میں اچانک یہ قرارداد پیش کر دی کہ بھارت ریاست کشمیر کو داخلی خود مختاری دے دے اور دفاع، امور خارجہ اور مواصلات کا نظام مرکز کے پاس رہے۔

کشمیر جسے دنیا جنت نظیر کے نام سے یاد کرتی ہے روز اوّل سے ہی دشمنوں کی آنکھ میں خار کی طرح کھٹک رہا ہے۔ ۱۹۳۱ء میں مجلس احرار اسلام نے آزادی کشمیر کی پہلی منظم تحریک کی نیو اٹھائی تھی۔ تب پچاس ہزار احرار رضا کار کشمیر میں گرفتار ہوئے تھے اور پندرہ اہم کارکن شہید ہوئے تھے۔ پہلا شہید الٰہی بخش چنیوٹی احرار رضا کار تھا۔ ۱۹۴۷ء میں انگریز جاتے جاتے مسلمانوں سے اپنا انتقام لے گیا۔ کشمیر اور بنگال کو ایک سوچی سمجھی منصوبہ بندی کے تحت متنازعہ بنا کر برصغیر میں مستقل فساد کی بنیاد رکھی گئی۔ مجلس احرار اسلام کے بانی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور دیگر اکابر احرار کا جرم یہی تھا کہ انہوں نے پاکستان کے لیے مکمل پنجاب، مکمل بنگال اور مکمل سندھ کی تجویز دی تھی۔ مگر سازشیوں نے جان بوجھ کر سُنی ان سُنی کر دی اور انگریز کا حق نمک ادا کرنے میں مصروف رہے۔ مسلم لیگ کے مدار المہام آنجہانی سر ظفر اللہ قادیانی نے انگریز اور ہندو سے مل کر پنجاب کو تقسیم کرایا۔ کشمیر کو بھی تقسیم کیا۔ پٹھانکوٹ فیروز پور، بٹالہ اور قادیان کو پاکستان کے نقشہ سے خارج کرایا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ اگر مسلم لیگ کے زعماء اکابر احرار کی تجویز مان کر ڈٹ جاتے تو آج بنگال (مرحوم مشرقی پاکستان) کشمیر، سندھ اور پنجاب کی یہ صورت حال نہ ہوتی۔ ہم ایک مضبوط پاکستان کے حامل ہوتے۔ لیکن ہمیں لولا، لنگڑا پاکستان دے کر مستقل آزمائشوں اور سازشوں میں پھنسا دیا گیا۔

امریکی صدر مسٹر کلنٹن کا اقتدار ہچکیاں لے رہا ہے اور وہ جاتے جاتے جنوبی ایشیا کے مسائل حل کرنے کا کریڈٹ لینا چاہتے ہیں۔ ساتھ ساتھ اپنی اسلام دشمنی کا اظہار کر کے یہود و نصاریٰ کے عزائم کی تکمیل بھی کرنا چاہتے ہیں۔

فاروق عبداللہ کا نیا شوشہ دراصل کلنٹن اور واجپائی کا طے شدہ منصوبہ ہے جو تحریک آزادی کشمیر میں لاکھوں مسلمانوں کی قربانی کو تباہ و برباد کرنے کی سازش ہے۔ یہ انتہائی نازک مرحلہ ہے۔ پاکستان کے موجودہ حکمرانوں کے لیے بھی اور مجاہدین کشمیر کے لیے بھی۔ ہمیں مجاہدین پر تو یقین ہے کہ وہ اتنی عظیم الشان قربانیوں کا ہرگز سودا نہیں کریں گے اور کشمیر کی آزادی تک جہاد جاری رکھیں گے۔

پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جناب جنرل مشرف کے "جہاد" اور "دہشت گردی" کے حوالے سے دوٹوک موقف سے ایک امید تو بندھتی ہے مگر ان کے وزیرانِ بے تدبیر اور مشیرانِ بے توقیر کی زبان درازیوں اور سیکولر

بیانات سے اعتماد کی ساری فضا مکدر ہو جاتی ہے۔ ادھر سابق مجاہد اول سردار عبدالقیوم اور مولانا اجمل قادری پاکستان کو اسرائیل تسلیم کرانے کے لیے پیٹ اور دماغ کا پورا زور صرف کر رہے ہیں۔ حیرت تو یہ ہے کہ غم اسرائیل میں موٹے ہوتے جا رہے ہیں۔ یعنی........ حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان حضرات کی بولی ٹھولی اپنی نہیں بلکہ یہ تل ابیب اور دھلی کے گٹھ جوڑ کا شاخسانہ ہے۔ زبان ان کی ہے اور ایجنڈا یہود و ہنود کا ہے۔

امریکہ برصغیر میں بھی اب وہی کھیل کھیلنا چاہتا ہے جو سوڈان اور انڈونیشیاء میں کھیل رہا ہے۔ پاکستان میں دو نئی ریاستوں کے قیام کے لیے صیہونی اور نصرانی قوتیں بڑی ہشیاری کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ پنجاب میں "عیسائی ریاست" اور شمالی علاقہ جات میں "آغا خانی ریاست"۔ یہ انتہائی خطرناک اور گھناؤنا کھیل ہے۔ پاکستان کی سلامتی اور دفاع کے خلاف کفار اور مشرکین کی سازش ہے۔ اس کے پس منظر میں بھی قادیانی کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ جناب جنرل مشرف اس خوفناک سازش کا سدباب کریں۔ قادیانیوں اور دیگر سیکولر لابیوں کو نکیل ڈالیں اور دینی جماعتوں کے مطالبات کو فوری طور پر تسلیم کریں۔ اگر خدا نخواستہ ان سازشوں کو ناکام نہ بنایا گیا تو ملکی و قومی سلامتی داؤ پر لگ سکتی ہے۔

دینی مدارس کے خلاف حکومتی مہم امریکی ایجنڈا ہے

وزیر داخلہ معین الدین حیدر امریکہ کے دورے سے واپس آئے تو اپنے آقاؤں کا تازہ فرمان بھی ساتھ لائے۔ انہوں نے آتے ہی پاکستان کے دینی مدارس کے خلاف بیانات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ دینی قوتوں کے ممکنہ ردعمل سے بچنے کیلئے حکمت عملی یہ طے کی کہ ایک بیان مدارس کے حق میں اور دوسرا خلاف داغا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی طرز عمل اختیار کیا گیا۔ جنرل مشرف کا کہنا ہے کہ "جہاد کو دہشت گردی نہیں کہا جا سکتا"۔ معین الدین حیدر کا کہنا ہے کہ بعض دینی مدارس دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ پھر کہا کہ کوئی مدرسہ دہشت گردی کی تربیت نہیں دے رہا۔ امریکی صدر نے اپنے دورۂ پاکستان میں مطالبہ کیا تھا کہ حکومت پاکستان دہشت گردی کا سدباب کرے اور اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کرنے میں ان کی مدد کرے۔ آجکل حکومتی کل پرزے اور خفیہ کے ہرکارے دینی مدارس کے کوائف اکٹھے کرنے میں مصروف ہیں۔ گذشتہ دنوں وزارت داخلہ کے سیکرٹری حسن رضا پاشا نے ملک کے معروف دینی مدارس کے منتظمین کو اسلام آباد میں مدعو کر کے وزارت خارجہ کے اعلیٰ حکام کی موجودگی میں علماء سے درخواست کی کہ وہ حکومت سے تعاون کریں اور ایسے افراد اور اداروں کی حوصلہ شکنی کریں جو فرقہ واریت پھیلا رہے ہیں۔ علماء نے سوال کیا کہ وہ ایسے افراد اور اداروں کی نشاندہی کریں تو سیکرٹری داخلہ لاجواب ہو گئے۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس کے خلاف حکومت کی موجودہ مہم امریکی ایجنڈا ہے۔ حکومت ہوش کے ناخن لے اور مدارس کے نظام میں مداخلت کا خناس دماغ سے نکال دے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو حالات موجودہ حکمرانوں کے اقتدار کے خاتمے پر منتج ہوں گے۔ علماء اور دینی مدارس اپنی سلامتی اور خود مختاری کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔